Islamic Center

خطبہ جمعۃ المبارک

بعنوان

جہنم کے انگارے

منبر اللجنة العلمية

10

بتاریخ: 31 مئی 2019

بمطابق: 25 رمضان 1440ھ

خطبہ رائٹر

حافظ زبیر بن خالد مرجالوی

03086222418

بہ اہتمام

التبیان اسلامک سینٹر

لاہور۔ پاکستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جہنم کے انگارے

خطبہ کے اہم عناصر:

❁ جہنم کے درجات ❁ جہنم کی وسعت ❁ جہنم کے عذاب کی ہولنا کیاں
❁ جہنمیوں کا کھانا پینا ❁ جہنم کے مختلف عذاب ❁ جہنم اور انبیاء علیہم السلام
❁ جہنم اور سادات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ❁ جہنم اور سلف صالحین رحمۃ اللہ علیہم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَمَّا بَعدُ فَاَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيم هَذِهِ النَّارُ الَّتِي كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُونَ (سورة الطور:14)

جس جہنم سے بچنے کے لیے ہم اللہ کی بندگی کرتے ہوئے ہر برے کام سے اجتناب کر رہے ہیں وہ جہنم ہے کیا؟ اس کے درجات، اس کی وسعت اور اس کے عذابات کی کیا ہولنا کیاں ہیں؟ آج کے خطبہ جمعہ میں ہم جاننے کی کوشش کریں گے تا کہ ہمارے دلوں میں جہنم کا ڈر پیدا ہو اور ہم اس سے بچنے کے لیے ہر دم تیار رہ سکیں۔

جہنم کے درجات

جہنم کے مختلف درجات ہیں، سب سے نیچے والے درجے میں شدید ترین عذاب ہوگا:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ابوطالب آپ کی حفاظت کرتے تھے اور آپ کے لیے (دوسروں سے) ناراض ہوتے تھے کیا یہ چیزیں ان کے کسی کام آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نَعَمْ، هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ، وَلَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

ہاں !اب وہ جہنم کے اوپر والے درجہ میں ہیں اگر میں ان کے لیے سفارش نہ کرتا تو وہ جہنم کے سب سے نچلے درجے میں ہوتے۔

صحیح مسلم:209

مختلف درجات،مختلف عذابات کے لیے ہوں گے:

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

إِنَّ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى حُجْزَتِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى عُنُقِهِ

آگ بعض لوگوں کو ٹخنوں تک جلائے گی ،بعض لوگوں کو کمر تک جلائے گی اور بعض لوگوں کو گردن تک جلائے گی۔

صحیح مسلم:2845

جہنم کا ایک درجہ الجحیم (بھڑکتی ہوئی آگ کا گڑھا) ہے:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَأَمَّا مَنْ طَغَى وَآثَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَى (سورۃالنازعات:37_39)

جس نے سرکشی اختیار کی اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی اس کا ٹھکانا بھڑکتی ہوئی آگ کا گڑھا ہوگا۔

جہنم کا دوسرا درجہ الحطمۃ (چکنا چور کردینے والی) ہے:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ (سورۃ الهمزۃ:4_6)

ہرگز نہیں وہ شخص چکنا چور کردینے والی جگہ میں پھینک دیا جائے گا اور تمہیں کیا معلوم کہ چکنا چور کردینے والی جگہ کیسی ہے۔اللہ کی آگ ہے جو خوب بھڑکتی ہوئی۔

جہنم کا تیسرا درجہ ھاویۃ (گہری کھائی) ہے:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ نَارٌ حَامِيَةٌ (سورۃ القارعۃ: 8_11)

اور جن کے پلڑے ہلکے ہوں گے ان کی جگہ گہری کھائی ہوگی اور تمہیں کیا معلوم کہ گہری کھائی کیا ہے۔

بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔

جہنم کا چوتھا درجہ سقر (سخت جھلسا دینے والی) ہے:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

سَأُصْلِيهِ سَقَرَ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرُ لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ لَوَّاحَةٌ لِلْبَشَرِ (سورۃ المدثر:26۔29)

عنقریب اسے سخت جھلسا دینے والی جگہ میں جھونک دوں گا تمہیں کیا معلوم کہ وہ سخت جھلسا دینے والی جگہ کیا ہے۔ نہ باقی رکھے نہ چھوڑے، کھال کو جلا کر کالا کر دینے والی۔

جہنم کا پانچواں درجہ لظی (بھڑکتی ہوئی آگ کی لپیٹ) ہے:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

كَلَّا إِنَّهَا لَظَى نَزَّاعَةً لِلشَّوَى تَدْعُو مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّى وَجَمَعَ فَأَوْعَى (سورۃ المعارج:15۔18)

ہرگز نہیں، وہ بڑھکتی ہوئی آگ کی لپیٹ ہے جو سر اور منہ کی کھال ادھیڑ دے گی، پکار پکار کر اپنی طرف بلائے گی ہر اس شخص کو جس نے حق سے منہ موڑا، پیٹھ پھیری مال جمع کیا اور خرچ نہ کیا۔

جہنم کا چھٹا درجہ سعیر (دہکتی ہوئی آگ) ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ فَاعْتَرَفُوا بِذَنْبِهِمْ فَسُحْقًا لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ (سورۃ الملک:10۔11)

روز قیامت کافر کہیں گے کاش ہم (دنیا میں) غور سے سنتے یا سمجھتے تو آج اس دہکتی ہوئی آگ والوں میں شامل نہ ہوتے اس طرح وہ اپنی غلطیوں کا خود اعتراف کریں گے، دوری ہے ان جہنمیوں پر۔

جہنم کا ساتوں درجہ زمہریر ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا وَجَزَاهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا مُتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا (سورۃ الدھر:11۔13)

سو اللہ تعالیٰ اہل جنت کو اس دن کے شر سے بچا لے گا اور انہیں تازگی اور سرور بخشے گا اور ان کے صبر کے بدلے میں انہیں جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائے گا جہاں وہ اونچی مسندوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے، نہ

انہیں دھوپ کی گرمی ستائے گی نہ زمہریر کی سردی۔

جہنم کی وسعت

جہنم کی وسعت کا اندازہ درج ذیل احادیث کی روشنی میں کیا جاسکتا ہے:

جہنم میں گرنے والا پتھر ستر سال کے بعد جہنم کی تہہ تک پہنچتا ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ اچانک دھماکے کی آواز سنی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: جانتے ہو یہ آواز کیسی ہے؟ راوی کہتے ہیں ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

هَذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهِ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِينَ خَرِيفًا، فَهُوَ يَهْوِي فِي النَّارِ الْآنَ، حَتَّى انْتَهَى إِلَى قَعْرِهَا

یہ ایک پتھر ہے جو آج سے ستر سال پہلے جہنم میں پھینکا گیا تھا اور وہ آگ میں گرتا چلا جا رہا تھا حتی اب وہ جہنم کی تہہ تک پہنچا ہے۔

صحیح مسلم:2844

جہنم میں کافر کے کان اور کندھے کے درمیان ستر سال کی مسافت کا فاصلہ ہوگا:

امام مجاہد رحمہ اللہ کہتے ہیں:

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَتَدْرِي مَا سِعَةُ جَهَنَّمَ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: أَجَلْ، وَاللهِ مَا تَدْرِي، إِنَّ بَيْنَ شَحْمَةِ أُذُنِ أَحَدِهِمْ وَبَيْنَ عَاتِقِهِ مَسِيرَةَ سَبْعِينَ خَرِيفًا، تَجْرِي فِيهَا أَوْدِيَةُ الْقَيْحِ وَالدَّمِ، قُلْتُ: أَنْهَارًا؟ قَالَ: لَا، بَلْ أَوْدِيَةً

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے سوال کیا: کیا تمہیں جہنم کی وسعت کا علم ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں واللہ! تم نہیں جانتے (سنو) جہنمی کے کان کی لو سے کندھے تک ستر سال کی مسافت کا فاصلہ ہوگا، جس کے درمیان سے پیپ اور خون کی وادیاں بہیں گے۔ میں نے کہا: کیا نہریں بہیں گے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں بلکہ وادیاں (نہروں سے بھی زیادہ وسیع)۔

صحیح۔مسند احمد 41_350(24856)

جہنم کو میدان محشر میں لانے کے لیے چار ارب نوے کروڑ فرشتے مقرر:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ، مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّونَهَا

روز قیامت جہنم (میدان محشر میں) لائی جائے گی تو اس کی ستر ہزار باگیں ہوں گی اور ہر باگ کو ستر ہزار فرشتے کھینچ رہے ہوں گے۔

صحیح مسلم:2842

ایک ہزار میں سے نوسو ننانوے بندے جہنمی:

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ روزِ قیامت ایک ہزار میں سے نوسو ننانوے لوگ (یاجوج ماجوج) جہنم میں جائیں گے اور صرف ایک جنت میں جائے گا۔

صحیح البخاری:3348

ہزار میں سے نوسو ننانوے جہنم میں جانے کے بعد بھی جہنم مزید مانگے گی:

باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ (سورة ق:30)

قیامت کے دن ہم جہنم سے پوچھیں گے کیا تو بھر گئی ہے؟ تو وہ کہے گی کیا اور کچھ ہے؟

جہنم کے عذاب کی ہولنا کیاں

جہنم کافروں کو دور سے آتے دیکھ کر غیظ وغضب سے دھاڑے گی:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

إِذَا رَأَتْهُمْ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ سَمِعُوا لَهَا تَغَيُّظًا وَزَفِيرًا (سورة الفرقان:12)

جب جہنم کافروں کو دور سے دیکھے گی تو کافر جہنم کا غصے سے چیخنا سن لیں گے۔

○ دوسرے مقام پر ارشاد ہے:

إِذَا أُلْقُوا فِيهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِيقًا وَهِيَ تَفُورُ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ (سورة الملک:7۔8)

جب کافر جہنم میں پھینکے جائیں گے تو وہ جہنم کے دھاڑنے کی ہولناک آوازیں سنیں گے جہنم جوش کھا رہی ہوگی ایسا معلوم ہوگا کہ غصہ کے مارے ابھی پھٹ جائے گی۔

جہنمی فرشتے بے رحم اور نہایت سخت گیر ہیں:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ

شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ (سورة التحريم:6)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے جس پر نہایت تندخو اور سخت فرشتے مقرر ہوں گے جو کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے جو حکم انہیں دیا جاتا ہے اسے بجالاتے ہیں۔

جہنم کا عذاب دیکھتے ہی کافروں کے چہرے سیاہ ہو جائیں گے:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ مَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ كَأَنَّمَا أُغْشِيَتْ وُجُوهُهُمْ قِطَعًا مِنَ اللَّيْلِ مُظْلِمًا أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (سورة يونس:27)

جن لوگوں نے گناہ کیے ہیں انہیں گناہ کے مطابق ہی بدلہ دیا جائے گا، ذلت ان پر مسلط ہوگی انہیں اللہ تعالیٰ سے بچانے والا کوئی نہیں ہوگا ان کے چہروں پر ایسی تاریکی چھائی ہوگی جیسے رات کے سیاہ پردے ان پر پڑے ہوئے، یہ لوگ آگ والے ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

جہنمیوں کے کھال جل جانے کے بعد فوراً دوسری کھال پیدا کر دی جائے گی:

ارشاد ربانی ہے:

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا (سورة النسا:56)

بے شک وہ لوگ جنھوں نے ہماری آیتوں کو ماننے سے انکار کیا ہے انہیں ہم یقیناً آگ میں جھونکیں گے جب ان کے بدن کی کھال گل جائے گی تو اس کی جگہ دوسری کھال پیدا کر دیں گے تاکہ وہ عذاب کا خوب مزہ چکھیں، اللہ تعالیٰ غالب بھی ہے اور حکمت والا بھی۔

عذاب جہنم دیکھ کر تمام انبیا علیہم السلام اللہ تعالیٰ سے اپنی اپنی سلامتی کی دعا کریں گے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ، فَأَكُونُ أَنَا وَأُمَّتِي أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُهَا، وَلاَ يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ، وَدَعْوَى الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ: اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ

(روز قیامت) پل صراط جہنم کے اوپر رکھ دیا جائے گا جس سے سب سے پہلے میں اور میری امت پار ہوگی، اس روز رسولوں کے علاوہ کسی کو بات کرنے کی اجازت نہ ہوگی اور رسولوں کی پکار بھی صرف یہ ہوگی: اے اللہ! مجھے بچالے، اے اللہ! مجھے بچالے۔

صحیح البخاری: 7437

جہنمی عذاب سے تنگ آکر موت مانگیں گے مگر انہیں موت نہیں ملے گی:

ارشاد ربانی ہے:

وَإِذَا أُلْقُوا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُقَرَّنِينَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُورًا لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاحِدًا وَادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا (سورة الفرقان: 13_14)

جب کافر دست و پابستہ جہنم میں ایک تنگ جگہ ٹھونسے جائیں گے تو اپنی موت کو پکارنے لگیں گے (اس وقت ان سے کہا جائے گا) آج ایک موت کو نہیں بہت سی موتوں کو پکارو۔

جہنمیوں کا کھانا پینا

○ جہنمیوں کو جہنم میں چار قسم کے کھانے دئے جائیں گے:

① زقوم (تھوہر):

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أَذَلِكَ خَيْرٌ نُزُلًا أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ إِنَّا جَعَلْنَاهَا فِتْنَةً لِلظَّالِمِينَ إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ فَإِنَّهُمْ لَآكِلُونَ مِنْهَا فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ثُمَّ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِنْ حَمِيمٍ (سورة الصافات: 62_67)

یہ ضیافت اچھی ہے یا زقوم کا درخت؟ ہم نے اس درخت کو ظالموں کے لیے فتنہ بنایا ہے۔ زقوم وہ درخت ہے جو جہنم کی تہہ میں اگتا ہے اس کے شگوفے ایسے ہیں جیسے سانپوں کے سر، جہنمی یہی (تھوہر کا درخت) کھائیں گے اور اسی سے اپنا پیٹ بھریں گے، کھانے کے بعد پینے کے لیے انہیں کھولتا ہوا پانی ملے گا اور اس کے بعد ان کی واپسی اسی آتش دوزخ کی طرف ہوگی۔

○ ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّومِ طَعَامُ الْأَثِيمِ كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ كَغَلْيِ الْحَمِيمِ (سورة الدخان: 43_46)

جہنم میں زقوم کا درخت گناہ گاروں کا کھانا ہوگا (بظاہر) تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا، پیٹ میں اس طرح جوش مارے گا جیسے گرم پانی کھولتا ہے۔ چنانچہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

لَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّومِ قُطِرَتْ فِي دَارِ الدُّنْيَا لَأَفْسَدَتْ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا مَعَايِشَهُمْ، فَكَيْفَ بِمَنْ يَكُونُ طَعَامَهُ؟

اگر تھوہر کا ایک قطرہ دنیا میں گرا دیا جائے تو ساری دنیا کے جانداروں کے اسباب زندگی (یعنی کھانے کی چیزیں) تباہ کر دے پھر اس شخص کا کیا حال ہوگا جس کی خوراک ہی تھوہر ہو۔

سنن الترمذی:2585

② ضریع (کانٹے دار گھاس):

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

تُسْقَى مِنْ عَيْنٍ آنِيَةٍ ۝ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِنْ ضَرِيعٍ ۝ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ (سورة الغاشية:5۔7)

جہنمیوں کو کھولتے ہوئے چشمے کا پانی پینے کے لیے دیا جائے گا، کانٹے دار سوکھی گھاس کے علاوہ ان کے لیے کوئی کھانا نہ ہوگا جو نہ موٹا کرے نہ بھوک مٹائے گا۔

③ غسلین (زخموں کے دھوون کی غلاظت):

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هَاهُنَا حَمِيمٌ ۝ وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ ۝ لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُونَ (سورة الحاقه:35۔37)

آج یہاں ان (گناہ گاروں) کا کوئی غم خوار ہے نہ زخموں کے دھوون کے علاوہ ان کے لیے کوئی کھانا ہے جسے گناہ گاروں کے علاوہ کوئی نہیں کھائے گا۔

④ ذا غصۃ (حلق میں پھنسنے والا کھانا):

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ لَدَيْنَا أَنْكَالًا وَجَحِيمًا ۝ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا (سورة المزمل:12۔13)

ہمارے پاس (جہنمیوں کے لیے) بھاری بیڑیاں اور بھڑکتی ہوئی آگ ہے، حلق میں پھنسنے والا کھانا

اور دردناک عذاب ہے۔

○ جہنمیوں کو پینے کے لیے پانچ قسم کے مشروبات دیئے جائیں گے:

① ماء حمیم (کھولتا ہوا پانی):

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فَإِنَّهُمْ لَآكِلُونَ مِنْهَا فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ثُمَّ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِنْ حَمِيمٍ (سورة الصافات:66-67)

جہنمی یہی (تھوہر کا درخت) کھائیں گے اور اس سے اپنا پیٹ بھریں گے کھانے کے بعد پینے کے لیے انہیں کھولتا ہوا پانی ملے گا اور اس کے بعد ان کی واپسی اسی نار جہنم کی طرف ہوگی۔

② ماء صدید (زخموں سے بہنے والی پیپ اور خون):

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مِنْ وَرَائِهِ جَهَنَّمُ وَيُسْقَى مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ وَمِنْ وَرَائِهِ عَذَابٌ غَلِيظٌ (سورة ابراهيم:16-17)

(دنیا کے بعد) آخرت میں (کافر کے لیے) جہنم ہے جہاں وہ پیپ اور خون کی آمیزش والا پانی پلایا جائے گا جسے وہ زبردستی گھونٹ گھونٹ کر پینے کی کوشش کرے گا لیکن مشکل سے ہی گلے سے اتار سکے گا کافر کو ہر طرف سے موت آتی دکھائی دے گی لیکن مرنے نہ پائے گا اور اس کے بعد بھی سخت عذاب اس کی جان کا لاگو رہے گا۔

③ ماء کالمھل (تیل کی تلچھٹ جیسا کھولتا ہوا مشروب):

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا (سورة الكهف:29)

جہنمی پانی مانگیں گے تو ایسے پانی سے ان کی تواضع کی جائے گی جو پگھلے ہوئے تانبے جیسا ہوگا جو چہرے کو بھون ڈالے گا بدترین پینے کی چیز اور بہت ہی بری آرام گاہ۔

④ غساق (سیاہ، زہریلہ اور بدبودار مشروب):

ارشاد ربانی ہے:

جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمِهَادُ هَٰذَا فَلْيَذُوقُوهُ حَمِيمٌ وَغَسَّاقٌ وَآخَرُ مِنْ شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ (سورة ص: 56/ 58)

یہ تو متقی لوگوں کا انجام اور سرکشوں کے لیے بہت ہی برا ٹھکانا ہے یعنی جہنم، جس میں وہ جھلسائے جائیں گے بہت ہی بری قیام گاہ، یہی ہے سرکشوں کا انجام پس اب یہ لوگ مزا چکھیں بدبودار کھولتے ہوئے پانی کا اور بدبودار شدید زہریلے پانی کا اور اسی شکل کے بعض دوسرے مشروبات کا۔

○ سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَوْ أَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ يُهَرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَأَنْتَنَ أَهْلَ الدُّنْيَا

غساق جہنمیوں کے جسم سے بہنے والے مادے کا ایک ڈول اگر دنیا میں ڈال دیا جائے تو ساری دنیا کی مخلوق کو بدبودار کر دے۔

حسن۔مسند احمد: 17_331(11230)

⑤ طینۃ الخبال (جہنمیوں کا پسینہ):

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، إِنَّ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ؟ قَالَ: عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ

ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور اللہ تعالیٰ نے عہد کیا ہے کہ جو نشہ آور مشروب پیئے گا اسے (جہنم میں) طینۃ الخبال پلائے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: طینۃ الخبال کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنمیوں کا پسینہ۔

صحیح مسلم: 2002

جہنم کے مختلف عذابات

سخت پیاس کا عذاب:

○ مجرموں کو آگ میں ڈالنے سے پہلے ہی سخت پیاس میں مبتلا کیا جائے گا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وِرْدًا (سورة مريم: 86)

مجرموں کو ہم سخت پیاس کی حالت میں جہنم کی طرف لے جائیں گے

شدت پیاس سے جہنمی کھولتے ہوئے پانے کے گرد چکر لگائیں گے:

ارشادِ ربانی ہے:

هَذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُونَ يَطُوفُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيمٍ آنٍ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (سورة الرحمن:43۔45)

یہ وہی جہنم ہے جسے مجرم لوگ جھٹلایا کرتے تھے اسی جہنم اور کھولتے ہوئے پانی کے درمیان وہ گردش کرتے رہیں گے، پھر اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو تم جھٹلاؤ گے۔

کھولتا ہوا پانی سر پر انڈیلنے کا عذاب:

کافروں اور مشرکوں کے سروں پر اس قدر گرم پانی ڈالا جائے گا کہ ان کی کھال، چربی اور پیٹ کے اندر کی آنتیں، کلیجہ، دل اور گردے سب کچھ پگھل دیا جائے گا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِنْ نَارٍ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ (سورة الحج:19۔20)

یہ دو فریق ہیں جن کے درمیان اپنے رب کے معاملے میں جھگڑا ہے ان میں سے جنہوں نے کفر کیا ان کے لیے آگ کے لباس کاٹے جا چکے ہیں ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا جس سے ان کی کھالیں ہی نہیں پیٹ کے اندر کے حصے تک گل جائیں گے۔

○ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْحَمِيمَ لَيُصَبُّ عَلَى رُءُوسِهِمْ، فَيَنْفُذُ الْجُمْجُمَةَ حَتَّى يَخْلُصَ إِلَى جَوْفِهِ، فَيَسْلُتَ مَا فِي جَوْفِهِ حَتَّى يَمْرُقَ مِنْ قَدَمَيْهِ

کھولتا ہوا پانی کافروں کے سروں پر ڈالا جائے گا جو سر کو چھید کر پیٹ تک پہنچے گا اور پیٹ میں جو کچھ ہوگا اسے کاٹ ڈالے گا اور وہ سب کچھ (اس کی پیٹھ سے نکل کر) قدموں میں جا گرے گا اور یہ ہے (تفسیر لفظ) صہر (کی) اس سزا کے بعد کافر پھر اپنی پہلی حالت پر لوٹا دیا جائے گا۔

حسن۔مسند احمد:14۔452(8864)، سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ:3470

آگ کے طوق اور بیڑیوں کا عذاب:

جہنم میں لے جانے کے لیے مجرموں کی گردنوں میں بھاری طوق ڈالے جائیں گے۔ جہنم میں لے جانے کے بعد مجرموں کو ستر ہاتھ (قریباً 105 فٹ) لمبی زنجیر میں جکڑ دیا جائے گا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَلَا يَحُضُّ عَلَى طَعَامِ الْمِسْكِينِ (سورة الحاقة:30۔34)

(فرشتوں کو حکم دیا جائے گا) اسے پکڑ واور اس کی گردن میں طوق ڈال دو، پھر اسے جہنم میں جھونک دو پھر اسے ستر ہاتھ لمبی زنجیر دو، یہ اللہ بزرگ وبرتر کو مانتا تھا، نہ مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتا تھا۔

فرشتے کافروں کو زنجیروں میں باندھ کر جہنم میں گھسیٹتے پھریں گے:

جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

إِذِ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُونَ فِي الْحَمِيمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ (سورة مومن:71۔72)

(کافروں کو جھٹلانے کا انجام اس وقت معلوم ہوگا) جب طوق اور زنجیریں ان کی گرنوں میں ہوں گی اور وہ (کبھی) کھولتے پانی کی طرف گھسیٹے جائیں گے اور (کبھی اپنی جگہ واپس لانے کے لیے) آگ میں گھسیٹے جائیں گے۔

آگ کی تنگ وتاریک کوٹھریوں میں ٹھونسنے کا عذاب:

مجرم لوگ انتہائی تنگ وتاریک کوٹھڑیوں میں مشکیں کس کر ٹھونسے جائیں گے اور وہ خواہش کریں گے کاش انہیں موت آجائے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَإِذَا أُلْقُوا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُقَرَّنِينَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُورًا لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاحِدًا وَادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا (سوة الفرقان:13۔14)

جب مجرم جہنم کی تنگ وتاریک کوٹھڑی میں مشکیں کس کر پھینکے جائیں گے تو اپنے لیے موت کو پکاریں گے۔(اس وقت ان سے کہا جائے گا:) آج ایک موت کو نہیں بہت سی موتوں کو پکارو۔

جہنم میں ذلت ورسوائی کا عذاب:

کافروں کو جہنم میں ذلیل ورسوا کیا جائے گا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُونَ (سورة الاحقاف:20)

جس روز کافر جہنم کے سامنے لا کھڑے کیے جائیں تو ان سے کہا جائے گا تم اپنے حصہ کی نعمتیں دنیا کی زندگی میں ختم کر چکے ان سے فائدہ اٹھا لیا، پس آج تمہیں تمہاری نافرمانیوں اور ناحق تکبر کرنے کے جرم میں رسوا کن عذاب دیا جائے گا۔

○ جہنمی جہنم میں گدھے کی طرح اونچی نیچی آوازیں نکالیں گے: جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَهُمْ فِيهَا لَا يَسْمَعُونَ (سورۃ الانبیاء:100)

جہنمی وہاں اس طرح گدھے کی سی آوازیں نکالیں گے کہ کان پڑی آواز سنائی نہ دے گی۔

○ جہنمیوں کے چہرے کالے سیاہ ہوں گے: جیسا کہ سورۃ القلم میں ہے:

سَنَسِمُهُ عَلَى الْخُرْطُومِ (سورۃ القلم:16)

ہم عنقریب اس کی ناک پر داغ لگائیں گے۔

جہنمیوں کے چہرے کالے سیاہ ہوں گے: جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ وُجُوهُهُمْ مُسْوَدَّةٌ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِلْمُتَكَبِّرِينَ (سورۃ الزمر:60)

جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا ہے ان کے چہرے قیامت کے روز کالے ہوں گے۔ کیا جہنم میں متکبروں کے لیے کافی جگہ نہیں ہے؟

○ بہت سارے کافروں کو پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹا جائے گا: جیسا کہ ارشاد ہے:

كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ (سورۃ العلق:15۔16)

ہرگز نہیں! اگر وہ باز نہ آیا تو ہم اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے وہ پیشانی جو جھوٹی اور سخت خطا کار ہے۔

منہ کے بل چلائے جانے اور گھسیٹنے کا عذاب:

○ فرشتے کافروں کو منہ کے بل الٹا کر جہنم میں گھسیٹیں گے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ (سورۃ القمر:48)

اس روز (کافر) منہ کے بل آگ میں گھسیٹے جائیں گے، اس روز ان سے کہا جائے گا چکھو جہنم کی آگ کا مزہ۔

○ بعض کافروں کو فرشتے زنجیروں میں باندھ کر گھسیٹیں گے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِذِ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُونَ فِي الْحَمِيمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ (سورة المومن: 71_72)

طوق اور زنجیریں کافروں کی گردنوں میں ہوں گی اور (جب پانی مانگیں گے تو پینے کے لیے) وہ کھولتے ہوئے پانی کی طرف گھسیٹے جائیں گے اور پھر (واپس) جہنم کی آگ میں جھونک دیئے جائیں گے۔

○ کافر کے سر پر کھولتا ہوا پانی ڈالنے کے لیے فرشتے اسے گھسیٹ کر جہنم کے عین وسط میں جائیں گے، جیسا کہ سورۃ الدخان میں ہے:

خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إِلَى سَوَاءِ الْجَحِيمِ ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ (سورة الدخان: 47_48)

(اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا) پکڑو اسے اور گھسیٹتے ہوئے جہنم کے عین درمیان میں لے جاؤ اور پھر اس کے سر پر جلتے ہوئے پانی کا عذاب انڈیل دو۔

اور یاد رکھئے! اللہ تعالیٰ مجرموں کو منہ کے بل اٹھانے اور منہ کے بل چلانے پر اس طرح قادر ہے جس طرح دنیا میں انہیں دونوں پاؤں پر اٹھانے اور چلانے پر قادر ہے، چنانچہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! قیامت کے روز کافر کو منہ کے بل کیسے گھسیٹا جائے گا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَلَيْسَ الَّذِي أَمْشَاهُ عَلَى رِجْلَيْهِ فِي الدُّنْيَا، قَادِرًا عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟

قَالَ قَتَادَةُ: بَلَى، وَعِزَّةِ رَبِّنَا

وہ ذات جس نے اسے دنیا میں دونوں پاؤں پر چلایا کیا وہ اس بات پر قدرت نہیں رکھتا کہ قیامت کے روز اسے منہ کے بل چلائے؟ قتادہ نے یہ حدیث سن کر کہا: ہمارے پروردیگار کی قسم! بے شک وہ ایسی طاقت ضرور رکھتا ہے۔

صحیح مسلم:2806

آگ کے پہاڑ پر چڑھانے کا عذاب:

جہنم میں کافروں کو آگ کے پہاڑ پر چڑھنے کا عذاب دیا جائے گا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

سَأُرْهِقُهُ صَعُودًا (سورة المدثر: 17)

میں اسے عنقریب ایک مشکل چڑھائی چڑھاؤں گا۔

لوہے کے ہتھوڑوں سے مارے جانے والا عذاب:

لوہے کے بھاری بھرکم ہتھوڑوں اور گُرزوں سے مجرموں کے سر کچلے جائیں گے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ ۝ وَلَهُم مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيدٍ ۝ كُلَّمَا أَرَادُوا أَن يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ (سورة الحج:21۔22)

کافروں کے لیے (جہنم میں) لوہے کے گرز اور ہتھوڑے ہوں گے جب کبھی گھبرا کر جہنم سے نکلنے کی کوشش کریں گے تو پھر اسی میں واپس دھکیل دیئے جائیں گے (اور انہیں کہا جائے گا) اب جلنے کے عذاب کا مزہ چکھو۔

سانپوں اور بچھوؤں کا عذاب:

جہنم کے سانپ اونٹ کے برابر اور بچھو خچروں کے برابر ہوں گے جن کے ایک مرتبہ ڈسنے کا اثر چالیس سال تک باقی رہے گا، جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن حارث بن حز رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ فِي النَّارِ حَيَّاتٍ كَأَمْثَالِ أَعْنَاقِ الْبُخْتِ، تَلْسَعُ إِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَمْوَتَهَا أَرْبَعِينَ خَرِيفًا، وَإِنَّ فِي النَّارِ عَقَارِبَ كَأَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُوكَفَةِ، تَلْسَعُ إِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ، فَيَجِدُ حَمْوَتَهَا أَرْبَعِينَ سَنَةً

جہنم میں بختی اونٹ (اونٹوں کی ایک قسم) کے برابر سانپ ہوں گے، ان میں سے ایک سانپ کے کاٹنے سے جہنمی چالیس سال تک زہر کا اثر محسوس کرتا رہے گا۔ جہنم میں بچھو خچروں کے برابر ہوں گے ان میں سے ایک بچھو کے کاٹنے سے چالیس سال تک جہنمی زہر کا اثر محسوس کرتا رہے گا۔

مسند احمد:29۔251(17712)، صحیح الترغیب والترھیب:3676، قال الالبانی:حسن

❍ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا، فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ القِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ القِيَامَةِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ - يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ - ثُمَّ يَقُولُ أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ

''قیامت کے روز زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کا مال و دولت گنجا سانپ (یعنی انتہائی زہریلا) بن جائے گا

،اس کی آنکھوں کے پاس دو سیاہ نقطے ہوں گے، پھر وہ سانپ اس کے دونوں جبڑوں سے اسے پکڑے گا اور کہے گا: میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں"۔

صحیح بخاری:1403

جسموں کو بڑا کرنے کا عذاب:

جہنم میں کافر کا ایک دانت احد پہاڑ کے برابر ہوگا اور جہنمی کی کھال کی موٹائی تین دن کی مسافت کے برابر ہوگی، چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ضِرْسُ الْكَافِرِ، أَوْ نَابُ الْكَافِرِ، مِثْلُ أُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهِ مَسِيرَةُ ثَلَاثٍ

کافر کا دانت یا اس کی کچلی (جہنم میں) احد پہاڑ کے برابر ہوگی اور اس کی کھال کی موٹائی تین دن کی مسافت کے برابر ہوگی۔

صحیح مسلم:2851

○ جہنم میں کافر کے دونوں کندھوں کا درمیانی فاصلہ تیز گھوڑ سوار کے تین دن کی مسافت کے برابر ہوگا، چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ فِي النَّارِ، مَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ

کافر کے دونوں کندھوں کے درمیان تیز گھوڑ سوار کے تین دنوں کی مسافت کے برابر فاصلہ ہوگا۔

صحیح مسلم:2852

○ جہنم میں کافر کی کھال کی موٹائی بیالیس ہاتھ (63) فٹ ہوگی اور ایک دانت احد پہاڑ کے برابر ہوگا اور اس میں بیٹھنے کی جگہ مکہ اور مدینہ کے درمیان مسافت (یعنی قریباً 410 کلومیٹر) کے برابر ہوگی۔ جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الكَافِرِ اثْنَتَانِ وَأَرْبَعُونَ ذِرَاعًا، وَإِنَّ ضِرْسَهُ مِثْلُ أُحُدٍ، وَإِنَّ مَجْلِسَهُ مِنْ جَهَنَّمَ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالمَدِينَةِ

کافر کی کھال کی موٹائی بیالیس ہاتھ ہوگی، ایک دانت احد پہاڑ کے برابر ہوگا اور اس کے بیٹھنے کی جگہ مکہ اور مدینہ کے درمیانی فاصلہ کے برابر ہوگی۔

صحیح۔سنن الترمذی:2577

○ بعض کافروں کا جسم اتنا بڑا کر دیا جائے گا کہ وہ وسیع و عریض جہنم کے ایک کونے میں سما جائیں گے، چنانچہ سیدنا حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَإِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَعْظُمُ لِلنَّارِ حَتَّى يَكُونَ أَحَدَ زَوَايَاهَا

میری امت میں سے بعض لوگ ایسے ہوں گے جنہیں جہنم (میں ڈالنے) کے لیے اتنا بڑا کر دیا جائے گا کہ وہ جہنم کا ایک کونہ ہوں گے (یعنی ایک کونہ میں سما جائیں گے)

صحیح۔ابن ماجہ:4323

جہنم اور انبیاء علیہم السلام

خود سید الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ اللہ کے عذاب سے بہت زیادہ ڈرتے تھے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ   مَنْ يُصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهُ وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ (سورة الانعام:15۔16)

(اے پیغمبر!) کہو، اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے ایک بڑے (خوفناک) دن کے عذاب کا ڈر لگتا ہے اس روز جو (اس کے) عذاب سے بچ گیا اس پر اللہ نے بڑا ہی رحم فرمایا اور اللہ کے عذاب سے بچ جانا ہی بہت بری کامیابی ہے۔

○ ایک مرتبہ رسول مکرم ﷺ نے قیام اللیل میں عذاب کی ایک ہی آیت بار بار پڑھ کر پوری رات گزار دی، جیسا کہ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ:

قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِآيَةٍ حَتَّى أَصْبَحَ يُرَدِّدُهَا وَالْآيَةُ: {إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ}

رسول اللہ ﷺ نے ایک رات قیام فرمایا اور صبح تک ایک ہی آیت تلاوت فرماتے رہے، اللہ اگر تو انہیں عذاب دے، تو وہ تیرے غلام ہیں (تو دے سکتا ہے) اگر بخش دے تو تو بہت غالب اور کمال حکمت والا ہے۔

حسنہ الالبانی۔سنن ابن ماجہ:1350

○ جہنم کے اوپر سے گزرتے ہوئے تمام انبیاء کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ سے سلامتی کی دعا کر رہے ہوں گے، جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَجُوزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأُمَّتِهِ، وَلاَ يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ إِلَّا الرُّسُلُ، وَكَلاَمُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ: اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ

(روزِ قیامت) پُل صراط دوزخ کے اوپر رکھ دیا جائے گا جس سے سب سے پہلے میں اور میری امت پار ہوگی، اس روز رسولوں کے علاوہ کسی کو بات کرنے کی اجازت نہ ہوگی اور رسولوں کی پکار بھی صرف یہ ہوگی: یا اللہ! مجھے بچا لے، یا اللہ! مجھے بچا لے۔

صحیح البخاری:806

جہنم اور ساداتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ جہنم کو یاد کر کے رویا کرتے تھے، چنانچہ زیاد بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى سُورِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ الشَّرْقِيِّ يَبْكِي، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: مَا يُبْكِيكَ يَا أَبَا الْوَلِيدِ؟ فَقَالَ :مَنْ هَاهُنَا، أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَأَى جَهَنَّمَ

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیت المقدس کی مشرقی دیوار پر تھے، اچانک رونے لگے، لوگوں نے پوچھا: اے ابوالولید (سیدنا عبادہ بن صامت کی کنیت) کیوں رو رہے ہیں؟ سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: یہی وہ جگہ ہے جہاں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتایا کہ میں نے جہنم دیکھی ہے۔

صححہ الذہبی۔المستدرک علی الصحیحین للحاکم:8785

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ:

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

لَوْ نَادَى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّكُمْ دَاخِلُونَ الْجَنَّةَ كُلُّكُمْ أَجْمَعُونَ إِلَّا رَجُلًا وَاحِدًا، لَخِفْتُ أَنْ أَكُونَ هُوَ، وَلَوْ نَادَى مُنَادٍ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّكُمْ دَاخِلُونَ النَّارَ إِلَّا رَجُلًا وَاحِدًا، لَرَجَوْتُ أَنْ أَكُونَ هُوَ

اگر آسمان سے کوئی پکارنے والا پکارے کہ اے لوگو! تم سب جنت میں داخل ہو گے سوائے ایک آدمی کے، تو مجھے ڈر ہے وہ آدمی میں نہ ہوں اور اگر آسمان سے پکارنے والا پکارے کہ اے لوگو! تم سب جہنم میں جانے والے ہو سوائے ایک آدمی کے تو میں امید رکھتا ہوں وہ (اللہ کے فضل و کرم سے) میں ہوں گا۔

حلیۃ الاولیاء:1۔53

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ:

سیدنا سعد اخرم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كُنْتُ أَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَمَرَّ بِالْحَدَّادِينَ وَقَدْ أَخْرَجُوا حَدِيدَةً مِنَ النَّارِ، فَقَامَ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَيَبْكِي

میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ جارہا تھا، ہم لوہار کی دکان سے گزرے، انہوں نے آگ سے (سرخ سرخ) لوہا باہر نکالا تو سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اسے دیکھنے کے لئے کھڑے ہوگئے اور رونے لگے۔

حلیۃ الاولیاء:2/,133 (الرقۃ والبکاء لابن ابی الدنیا: ۵۸ وسندہٗ صحیح الی سعد بن الاخرم)

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ:

بكى معاذ رضى الله عنه بكاء شديداً، فقيل له: ما يبكيك؟ فقال: لأن الله عز وجل قبض قبضتين، فجعل واحدة فى الجنة، والأخرى فى النار، فأنا لا أدرى من أى الفريقين أكون .

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بہت زیادہ روئے ان سے پوچھا گیا آپ کیوں رو رہے ہیں؟ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے اپنی دو مٹھیاں (مخلوق) سے بھریں گے، ایک کو جنت میں ڈالیں گے اور دوسری مٹھی کو جہنم میں، میں نہیں جانتا میرا تعلق جنت والے گروہ سے ہے یا جہنم والے گروہ سے۔

(الزھر الفائح فی ذکر من تنزہ عن الذنوب و القبائح لابن الجزری: ۲۱)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ:

سیدنا سمیر ریاحی رحمہ اللہ اپنے باپ سے رویت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ٹھنڈا پانی پیا تو رونے لگے اور بہت زیادہ روئے ان سے دریافت کیا گیا آپ اتنا کیوں روئے ہیں؟ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے قرآن مجید کی یہ آیت یاد آگئ: جہنمی جس چیز کی خواہش کررہے ہوں گے اس وقت وہ اس سے محروم کردیئے جائیں گے۔ اور مجھے معلوم ہے کہ اس وقت جہنمی کچھ نہیں چاہیں گے بس اس کی ایک ہی خواہش ہوگی، پانی ملنے کی، کیونکہ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ہے: جہنمی اہل جنت سے درخواست کریں گے تھوڑا سا پانی ہمیں دے دو یا جو رزق اللہ نے تمہیں دیا اس سے کچھ پھینک دو۔

صفۃ الصفوۃ:33/3

عبداللہ بن رواحۃ رضی اللہ عنہ:

قیس بن حازم فرماتے ہیں:

كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ وَاضِعًا رَأْسَهُ فِي حِجْرِ امْرَأَتِهِ فَبَكَى فَبَكَتِ امْرَأَتُهُ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكِ؟ قَالَتْ: رَأَيْتُكَ تَبْكِي فَبَكَيْتُ، قَالَ: إِنِّي ذَكَرْتُ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا) فَلَا أَدْرِي أَنْنَجُو مِنْهَا أَمْ لَا

عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کی گود میں سر رکھا تو آپ رونے لگے، آپ کی بیوی بھی رونے لگی۔ آپ نے اپنی بیوی سے پوچھا: تجھے کس چیز نے رولا دیا ہے؟ کہتی ہیں: میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ رو رہے ہیں تو میں بھی رو پڑی۔ عبداللہ فرماتے ہیں: میں نے تو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو یاد کیا ہے (وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا)۔ سو میں نہیں جانتا کہ میں اس سے نجات پاؤں یا نہ پاؤں۔

(رواہ الحاکم (۴/۶۳۱ ح:۸۷۴۸) ورجالہ ثقات رجال الصحیح قال الحاکم: ھذا صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ۔ ولہ شاھد آخر عند الحاکم وأحمد فی الزھد وعبداللہ بن المبارک فی الزھد)

جہنم اور سلف صالحین رحمۃ اللہ علیہم

سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ:

سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ جہنم میں طوق اور زنجیروں کے ذکر والی آیت بار بار پڑھ کر ساری رات روتے رہے:

أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَرَأَ: (إِذِ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُونَ فِي الْحَمِيمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ) وَجَعَلَ يُرَدِّدُهَا وَيَبْكِي حَتَّى أَصْبَحَ.

سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ ایک رات نماز پڑھ رہے تھے جب اس آیت پر پہنچے: جب طوق ان کی گردنوں میں ہوں گے، طوق زنجیریں جن سے پکڑ کر وہ کھولتے پانی کی طرف گھسیٹے جائیں گے اور پھر جہنم کی آگ میں جھونک دیئے جائیں گے۔ بار بار اسی آیت کو پڑھتے رہے اور روتے رہے حتیٰ کہ صبح ہوگئی۔

(تنبیہ الغافلین لابی لیث السمرقندی: ۵۶۴)

سیدنا ربیع بن خثیم رحمہ اللہ:

سیدنا ابووائل رحمہ اللہ سے روایت ہے:

خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَحِمَهُ اللَّهُ وَمَعَنَا الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ فَمَرَرْنَا عَلَى حَدَّادٍ، فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَنْظُرُ حَدِيدَةً فِي النَّارِ فَنَظَرَ الرَّبِيعُ إِلَيْهَا فَتَمَايَلَ لِيَسْقُطَ، فَمَضَى عَبْدُ اللَّهِ حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى أَتُونٍ عَلَى شَاطِئِ الْفُرَاتِ، فَلَمَّا رَآهُ عَبْدُ اللَّهِ وَالنَّارُ تَلْهَبُ فِي جَوْفِهِ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ

(إِذَا رَأَتْهُمْ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ سَمِعُوا لَهَا تَغَيُّظًا وَزَفِيرًا وَإِذَا أُلْقُوا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُقَرَّنِينَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُورًا) قَالَ: فَصَعِقَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ فَاحْتَمَلْنَاهُ فَجِئْنَا بِهِ إِلَى أَهْلِهِ ثُمَّ رَابَطَهُ عَبْدُ اللَّهِ إِلَى الظُّهْرِ فَلَمْ يُفِقْ

ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ باہر نکلے، ہمارے ساتھ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ بھی تھے۔سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دریائے فرات کے کنارے ایک تنور کے پاس سے گزرے جب اس کے اندر دھکتی ہوئی آگ دیکھی تو یہ آیت تلاوت فرمائی: جب جہنم کافروں کو دور سے دیکھے گی تو کافر کا چیخنا چنگھاڑنا سن لیں گے۔یہ سن کر ربیع بن خثیم رحمہ اللہ بے ہوش ہو کر گر پڑے، لوگ انہیں چارپائی پر ڈال کر گھر لے گئے۔سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان کے پاس (صبح سے لے کر) ظہر تک بیٹھ کر ہوش میں لانے کی کوشش کرتے رہے لیکن سیدنا ربیع رحمہ اللہ کو ہوش نہ آیا۔

(الزھدلاحمد:1945، حلیۃالاولیاء:10/110)

سیدنا مالک بن دینار رحمہ اللہ:

سیدنا مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَوِ اسْتَطَعْتُ أَنْ لَا أَنَامَ لَمْ أَنَمْ مَخَافَةَ أَنْ يَنْزِلَ الْعَذَابُ وَأَنَا نَائِمٌ وَلَوْ وَجَدْتُ أَعْوَانًا لَفَرَّقْتُهُمْ يُنَادُونَ فِي سَائِرِ الدُّنْيَا كُلِّهَا: يَا أَيُّهَا النَّاسُ النَّارَ النَّارَ

اگر میرے بس میں ہوتا کہ میں نیند نہ کروں تو میں کبھی نہ سوتا، اس ڈر سے کہ سونے میں کہیں مجھ پر اللہ کا عذاب نازل نہ ہو جائے اور اگر میرے پاس مددگار ہوتے تو میں انہیں ساری دنیا میں منادی کرنے کے لئے بھیج دیتا (جو کہتے) لوگو! آگ سے خبردار ہو جاؤ، لوگو! آگ سے خبردار ہو جاؤ۔

(الزھدلاحمد:1866، حلیۃالاولیاء:369/2وسندہ حسن)

سیدنا سفیان ثوری رحمہ اللہ:

یوسف بن اسباط رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ إِذَا أَخَذَ ذِكْرَ الْآخِرَةِ يَبُولُ الدَّمَ

جب آخرت کا ذکر ہوتا تو سفیان ثوری کو خون کا پیشاب آنے لگتا۔

(شعب الایمان للبیھقی:297/2، حلیۃالاولیاء:23/7)

موت، قبر، قیامت اور پل صراط کا خوف:

سیدنا عطاء سلیمی سے ہے:

عُوتِبَ فِي الرِّفْقِ بِنَفْسِهِ، فَقَالَ: أَتَأْمُرُونَنِي بِالتَّقْصِيرِ وَالْمَوْتُ فِي عُنُقِي، وَالْقَبْرُ بَيْتِي، وَجَهَنَّمُ أَمَامِي، وَلَا أَدْرِي مَا يَصْنَعُ بِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ

عطاء سلیمی سے رنجیدہ اور غمزدہ رہنے کی وجہ پوچھی تو فرمانے لگے، تو ہلاک ہو (کیا تجھے نہیں معلوم) موت میری گردن میں ہے، قبر میرا گھر ہے، قیامت کے روز مجھے اللہ کی عدالت میں کھڑا ہونا ہے اور جہنم کے پل (صراط) سے مجھے گزرنا ہے اور میں نہیں جانتا میرا رب میرے ساتھ کیا کرے گا۔

(الزھد الکبیر للبیہقی: 489)

سیدنا ابو میسرہ رحمہ اللہ:

أنه أوى إلى فراشه، فقال: يا ليت أمي لم تلدني ، فقالت امرأته: يا أبا ميسرة، إن الله قد أحسن إليک، ہداک للإسلام، فقال: أجل، ولكن الله قد بين لنا أنا واردو النار، ولم ينبئنا أنا صادرون عنها

جب وہ اپنے بستر پر جاتے تو کہتے اے کاش! میری ماں مجھے نہ جنتی اور رونے لگتے، ان کی بیوی نے ان سے کہا: اے ابو میسرہ! اللہ تعالیٰ نے آپ پر احسان کیا، آپ کو اسلام کی ہدایت سے نوازا (کیوں روتے ہو؟) سیدنا ابو میسرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہاں، مگر اللہ تعالیٰ نے یہ تو ہمارے لیے واضح کیا ہے کہ ہم نے آگ پر وارد ہونا ہے اور یہ نہیں بتایا کہ اس سے گزر (جانا بھی) ہے۔

(الزھد لعبداللہ بن المبارک: 312، الزھد لاحمد: 2110، مصنف ابن ابی شیبہ: 152/7 ورجالہ ثقات)

یادِ جہنم نے عمر بھر کے لئے ہنسی ختم کردی:

سیدنا حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا الْتَقَوْا يَقُولُ الرَّجُلُ لِصَاحِبِهِ: ہَلْ أَتَاکَ أَنَّکَ وَارِدٌ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيَقُولُ: ہَلْ أَتَاکَ أَنَّکَ خَارِجٌ مِنْہَا؟ فَيَقُولُ: لَا، فَيَقُولُ: فَفِيمَ الضَّحِکُ إِذًا؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم جب ملتے تو اپنے ساتھی سے پوچھتے: کیا تجھے معلوم ہے تیرا گزر جہنم کے اوپر سے ہونے والا ہے؟ تو وہ کہتا: ہاں۔ تو وہ اس سے پوچھتا: کیا تجھے معلوم ہے کہ تو وہاں سے بچ نکلے گا؟ تو وہ کہتا: نہیں۔ تو وہ اس سے کہتا: پھر یہ ہنسی کیسی؟

(مصنف ابن ابی شیبہ: ۱۷۸/۷ وسندہ صحیح)

سیدنا بدیل بن میسرہ رحمہ اللہ:

ابو مشعر فرماتے ہیں:

رَأَيْتُ عَوْنَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فِي مَجْلِسِ أَبِي حَازِمٍ يَبْكِي وَيَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالدُّمُوعِ , وَيَقُولُ : بَلَغَنِي أَنَّ النَّارَ لَا تَمَسُّ مَوْضِعَ الدُّمُوعِ

میں نے عون بن عبداللہ کو ابو حازم کی مجلس میں دیکھا، آپ رو رہے تھے تو آنسو اپنے چہرے پر مل رہے اور ساتھ فرما رہے تھے: مجھے پتہ چلا ہے کہ (اللہ کے ڈر سے) بہنے والے آنسو جس جس جگہ لگیں گے اسے آگ نہیں چھوئے گی۔

(الرقة والبكاء لابن ابی الدنیا: 30 ورجالہ ثقات مادون ابی معشر نجیح بن عبدالرحمن السندی)

یزید بن ہارون رحمہ اللہ:

حسن بن عرفہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

رَأَيْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ بِوَاسِطَ وَهُوَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ عَيْنَيْنِ، ثُمَّ رَأَيْتُهُ بِعَيْنٍ وَاحِدَةٍ، ثُمَّ رَأَيْتُهُ، وَقَدْ ذَهَبَتْ عَيْنَاهُ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا خَالِدٍ مَا فَعَلَتِ الْعَيْنَانِ الْجَمِيلَتَانِ؟ قَالَ: ذَهَبَ بِهِمَا بُكَاءُ الْأَسْحَارِ

میں نے یزید بن ہارون کو دیکھا کہ لوگوں میں سے ان کی آنکھیں سب سے خوبصورت تھیں، ایک زمانہ کے بعد دیکھا تو ان کی ایک ہی آنکھ تھی (ایک ختم ہو چکی تھی) پھر کچھ زمانے کے بعد دیکھا تو دونوں آنکھیں ختم ہو چکی تھیں۔ میں نے پوچھا: اے ابو خالد! تمہاری خوبصورت آنکھوں کو کیا ہوا؟ کہنے لگے آہ سحر گاہی میں چلی گئیں۔

(شعب الایمان للبیہقی: 252/2)

امام سفیان ثوری رحمہ اللہ:

سیدنا عبدالرحمن مہدی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

مَاتَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عِنْدِي , فَلَمَّا اشْتَدَّ بِهِ جَعَلَ يَبْكِي , فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ , أَرَاكَ كَثِيرَ الذُّنُوبِ , فَرَفَعَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ : وَاللهِ لَذُنُوبِي أَهْوَنُ عِنْدِي مِنْ ذَا , إِنِّي أَخَافُ أَنْ أُسْلَبَ الْإِيمَانَ قَبْلَ أَنْ أَمُوتَ

امام سفیان نے رات میرے پاس گزاری، جب زیادہ پریشان ہوئے تو رونے لگے ایک آدمی نے ان

سے پوچھا، اے ابوعبداللہ! کیا کثرت گناہوں کی وجہ سے رو رہے ہو؟ سیدنا سفیان نے زمین سے ایک تنکا اٹھایا اور فرمانے لگے واللہ! گناہوں کا معاملہ میرے نزدیک اس تنکے سے بھی زیادہ ہلکا ہے، مجھے تو یہ ڈر ہے کہیں موت سے پہلے میرا ایمان نہ چھن جائے۔

(حلیۃ الاولیاء:12/7)

سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ:

مغیرہ بن حکیم فرماتے ہیں: فاطمہ بنت عبدالملک بن مروان جو کہ سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی بیوی تھیں، فرماتی ہیں:

يَا مُغِيرَةُ، إِنَّهُ يَكُونُ فِي النَّاسِ مَنْ هُوَ أَكْثَرُ صَلَاةً، وَصِيَامًا مِنْ عُمَرَ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ أَشَدَّ فَرَقًا مِنْ رَبِّهِ مِنْ عُمَرَ كَانَ إِذَا صَلَّى الْعِشَاءَ قَعَدَ فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ يَبْكِي حَتَّى تَغْلِبَهُ عَيْنُهُ ثُمَّ يَنْتَبِهَ فَلَمْ يَزَلْ رَافِعًا يَدَيْهِ يَبْكِي حَتَّى تَغْلِبَهُ عَيْنُهُ

اے مغیرہ! لوگوں میں عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے نماز روزہ زیادہ کرنے والے تو بہت تھے لیکن اپنے رب کے ڈر سے رونے والا میں نے عمر بن عبدالعزیز سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا، جب نماز عشاء سے فارغ ہو جاتے تو (اللہ کے حضور) ہاتھ بلند کر لیتے اور مسلسل روتے رہتے حتی کہ نیند غالب آ جاتی، پھر انہیں جگایا جاتا تو اپنے ہاتھ بلند کر کے رونا شروع کر دیتے حتی کہ آنکھوں میں نیند غالب آ جاتی۔

(الزھد لعبد اللہ بن المبارک: 884، شعب الایمان للبیہقی: 306/2 وللفظ لہ، حلیۃ الاولیاء: 260/5 وسندہ صحیح الی المغیرۃ بن حکیم)

❁❁❁❁❁❁

رائٹر:

حافظ زبیر بن خالد مرجالوی

ہمارے خطبات اور دروس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجئے

حافظ زبیر بن خالد مرجالوی 03086222418

حافظ عثمان بن خالد مرجالوی 03036604440

حافظ طلحہ بن خالد مرجالوی 03086222416